تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: یہ بڑی عظمت والا دن ہے؛ کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی۔ سو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کا زیادہ حق دار ہوں۔'' پس رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا اور صحابہ کرامؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔[صحیح البخاری ح ۲۰۰۴، صحیح مسلم ح ۶۵۳، القرطبی]

آج کل مسلمان تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود عمومی طور پر غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے بہت سارے علاقے کفار کے تسلط میں ہیں۔ وہاں ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اور دوسرے علاقوں کا بھی دائرہ تنگ کیا جا رہا ہے۔ اب مسلمان ذہنی، فکری اور ثقافتی لحاظ سے کفار کے غلام ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحیح عقیدہ اور منہج پر یکجا کر کے اپنی آزادی کے لیے اجتماعی محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ جو قوم اپنی فلاح و بہبود کے لیے تگ و دو کرتی ہے، اللہ کی رحمتیں ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔ کشمیر، فلسطین وغیرہ کے مظلوم مسلمانوں کی خصوصی مدد فرما کر ظالم کفار کو دنیا کے لیے نشان عبرت بنائیں۔ جیسا کہ فرعونیوں کو نشان عبرت بنایا تھا۔ (آمین یارب العالمین)

فائدہ نمبر۹: یہ بھی معلوم ہوا کہ ظلم بہر حال ظلم ہے، وہ جلد یا بدیر اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ اور ظالموں کا انجام بالآخر فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کی طرح ہوگا۔ مسلمانوں اور خاص طور پر حکمران طبقہ کو ان آیات سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ [الفرقان] حافظ ابن جریر فرماتے ہیں: ''زیرِ تفسیر آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کے زمانے کے یہودیوں کو اپنے آباء واجداد پر کی ہوئی نعمتوں کی یاد دلائی ہے۔ اور ساتھ ہی انہیں ڈرا رہے ہیں کہ اگر تم آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کریں تو تمہارا بھی حشرِ فرعونیوں جیسا ہوگا۔[الطبری]

فائدہ نمبر۱۰: امام شوکانی نے امام طبری اور ابو نعیم کے واسطے سے حضرت سعید بن جبیرؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہرقل نے حضرت معاویہ کی طرف خط لکھا جس میں اس سے چند سوالات کیے تھے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ وہ جگہ کون سی ہے جس پر صرف ایک ہی دفعہ دھوپ پڑی تھی؟ پھر یہی سوال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ دریا کی وہ جگہ جس کو اللہ نے بنی اسرائیل کے لیے روک کر کھڑا کر دیا اور اسے خشک کر کے ان کے لیے راستہ بنا دیا تھا۔[الشوکانی]

درس حدیث (۴)

رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفقت

ابو محمد عبدالوھاب خان

"عن أنس عن النبي ﷺ قال: "يجتمع المؤمنون يوم القيامة فيقولون: لو استشفعنا إلى ربنا فيأتون آدم عليه السلام فيقولون: أنت أبو الناس، خلقك الله بيده وأسجد لك ملائكته، وعلمك أسماء كل شيء، فاشفع لنا عند ربك حتىٰ يريحنا من مكاننا هٰذا. فيقول: لست هناكم – ويذكر ذنبه فيستحيي – ائتوا نوحا عليه السلام فإنه أول رسول بعثه الله إلى أهل الأرض، فيأتونه فيقول: لست هناكم –ويذكر سؤاله ربه ما ليس له به علم– فيستحيي فيقول: ائتوا خليل الرحمٰن عليه السلام، فيأتونه، فيقول: لست هناكم، ائتوا موسىٰ عليه السلام عبدا كلمه الله وأعطاه التوراة، فيأتونه، فيقول: لست هناكم –ويذكر قتل النفس بغير نفس– فيستحيي من ربه فيقول: ائتوا عيسىٰ عليه السلام عبدَ الله ورسوله وكلمة الله وروحه، فيقول: لست هناكم، ائتوا محمدا ﷺ عبدًا غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر، فيأتونّي، فأنطلق حتىٰ أستأذن علىٰ ربي فيؤذن، فإذا رأيت ربي وقعت ساجدا، فيدعني ما شاء، ثم يقال: **"ارفع رأسك، وسل تعطه، وقل يسمع، واشفع تشفع."** فأرفع رأسي، فأحمده بتحميد يعلمنيه، **ثم أشفع، فيحد لي حدا**، فأدخلهم الجنة. ثم أعود إليه، فإذا رأيت ربي –مثله– **ثم أشفع، فيحد لي حدا**، فأدخلهم الجنة. **ثم أعود الثالثة. ثم أعود الرابعة فأقول: "ما بقي في النار إلا من حبسه القرآن و وجب عليه الخلود."**

"اہل ایمان روزِ قیامت ا اہوکر آپس میں کہیں گے:" کاش ہم اپنے رب کی طرف کوئی سفارش حاصل کر سکتے!" پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے:" آپ تمام لوگوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا، آپ کے لیے اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر چیز کے ناموں کی تعلیم عطا فرمائی ہے؛ لہٰذا ہمارے حق میں اپنے رب سے سفارش کیجیے، تاکہ ہمیں اس مشکل جگہ سے راحت ملے۔" آپ فرمائیں گے:" میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں- آپ کو اپنی غلطی کی یاد شرمائے گی- تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ، بیشک وہ پہلا رسول ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف رث فرمایا ہے۔" تب وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی

خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آپ فرمائیں گے: "میں اس کی سکت نہیں پاتا - اور آپ کو بغیر علم کے اپنے رب سے کی ہوئی دعا یاد آئے گی، جس سے آپ کو شرم آئے گی- پھر آپ فرمائیں گے: "تم لوگ رحمان کے خلیل علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ جاؤ۔" وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے- اور آپ فرمائیں گے: "میں اس حیثیت پر نہیں ہوں، تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ، ایک ایسے بندے کی خدمت میں جس سے اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ کلام فرمایا اور اس کو توریت عنایت کی۔" اب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے، تو آپ فرمائیں گے: "میں اس شان کا حامل نہیں ہوں- اور آپ کو قصاص کے بغیر ایک شخص کے قتل کا واقعہ یاد آ کر اپنے رب سے شرمائیں گے- اور فرمائیں گے: "تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ، ایک ایسے بندے کی خدمت میں جو اللہ پاک کا بندہ اور اس کا رسول ہے، اور اس کا کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہے، اور اس کی طرف سے خاص روح ہے۔ آپ فرمائیں گے: "میں مطلوبہ پوزیشن کا حامل نہیں ہوں، تم لوگ حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں جاؤ، ایک ایسے بندے کی خدمت میں' جس کے لیے اللہ پاک نے اگلی اور پچھلی تمام خطاؤں کو معاف فرما رکھا ہے۔" پس وہ لوگ میرے پاس آئیں گے، تو میں جاؤں گا یہاں تک کہ میں اپنے رب کی بارگاہ میں اجازت کا خواستگار ہوں گا، پھر مجھے شرف بازیابی سے سرفراز کیا جائے گا۔ جب میں اپنے رب قدوس کے دیدار کا شرف حاصل کرلوں گا، تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے حسب منشا سربسجدہ رکھا جائے گا، اس کے بعد فرمان جاری ہوگا: **"اپنا سر اٹھائیے اور سوال کیجیے' آپ کو عطا کیا جائے گا، اور عرض کیجیے' شنوائی ہوگی، اور سفارش کیجیے' آپ کی سفارش کو شرف قبولیت عطا کیا جائے گا۔"** تب میں اپنا سر اٹھا کر رب العزت کی ایسی زبردست حمد وثنا بیان کروں گا جس کی خود مجھے تعلیم دیں گے۔ پھر میں **سفارش** کروں گا تو **میرے لیے ایک حد مقرر فرمائی جائے گی**، اب میں انہیں جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر میں **دوبارہ** بارگاہِ الٰہی میں رجوع کروں گا۔ جب میں اپنے رب کے دیدار کے شرف سے مشرف ہوں گا (تو- حسب سابق معاملہ ہوگا)- پھر میں سفارش کروں گا، تو میرے لیے **ایک اور حد مقرر فرمائی جائے گی**، پھر میں ان کو بھی جنت میں داخلہ دلاؤں گا۔ پھر میں **تیسری مرتبہ** رجوع کروں گا۔ پھر **چوتھی مرتبہ** رجوع کرلوں گا۔ اس کے بعد میں عرض کروں گا: **"اب جہنم میں صرف وہ لوگ رہ گئے ہیں' جن کو قرآن مجید نے روک لیا ہے، اور ان پر دوزخ میں ہمیشہ ہمیش رہنا لازم ہو چکا ہے۔"**

[صحیح بخاری کتاب التفسیر سورة البقرة باب ۱ حدیث:٤٤٧٦، نیز حدیث:٦٥٦٥، ٧٤١٠، ٧٤٤٠، صحیح مسلم کتاب الإیمان حدیث:١٩٣/٣٢٢]

اس حدیث شریف میں کئی دفعہ ہمارے رسول ﷺ کے لیے اذن شفاعت کی حد مقرر فرمانے کا ثبوت ہے، جس

سے علمائے اہل سنت کے اس عقیدے کی تائید ہوتی ہے کہ شفیع المذنبین ﷺ بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے خوش نصیبوں کو ان کے نصب العین تک پہنچانے کے بعد اپنی پیاری امت میں سے اصحاب الاعراف کے حق میں بھی شفاعت فرمائیں گے۔ پھر گناہوں کی کثرت جن بدنصیبوں کو واصل دوزخ کردے گی، انہیں بعد میں مرحلہ وار کئی مرتبہ اجازت حاصل کر کے شفاعت فرمائیں گے۔ رب العزت اپنی مرضی سے قسط وار شفاعت کی اجازت سے اپنے افضل رسول ﷺ کو سرفراز فرمائیں گے اور آپ کی سفارش کو شرف قبولیت بخش کر آخرکار تمام گناہ گار توحید پرستوں کو جہنم سے نکال کر ہمیشہ رہنے والے نعمت کدے "جنت" میں داخلہ نصیب فرمائیں گے۔ حقیقی بدنصیب وہ ہیں، جو اللہ پاک کی مخلوقات میں سے کسی کو "حاجت روا، مشکل کشا" سمجھ کر ظاہری اسباب کے بغیر امداد کے لیے فریاد کرتے ہیں۔

آخرت میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفقت کا تیسرا مظاہرہ: "اصحاب الاعراف کے لیے شفاعت!!"

امام طبریؒ نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے: **حدثني محمد بن الحسين قال حدثنا أحمد بن المفضل** (صدوق، في حفظه شيء ٩) **قال حدثنا أسباط** (ابن نصر: صدوق كثير الخطأ، يغرب ٨) **عن السدي** (إسمعيل بن عبدالرحمن: صدوق يهم ٤): **﴿أَهَٰؤُلَآءِ﴾ الضعفاء ﴿الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ۝﴾ قال: فقال حذيفة** ﷛: **"أصحاب الأعراف قوم تكافأت أعمالهم، فقصرت بهم حسناتهم عن الجنة و قصرت بهم سيئاتهم عن النار، فجعلوا على الأعراف، يعرفون الناس بسيماهم، فلما قضي بين العباد أذن لهم في طلب الشفاعة، فأتوا آدم** ؑ **فقالوا: يا آدم أنت أبونا، فاشفع لنا عند ربك. فقال: هل تعلمون أن أحدا خلقه الله بيده ونفخ فيه من روحه وسبقت رحمته إليه غضبه وسجدت له الملآئكة غيري؟ فيقولون: لا، فيقول: ما علمت كنهه ما أستطيع أن أشفع لكم، ولكن ائتوا ابني إبراهيم، فيأتون إبراهيم** ؑ **فيسألونه أن يشفع لهم عند ربهم، فيقول: تعلمون أحدا اتخذه الله خليلا، هل تعلمون أن أحدا أحرقه قومه بالنار في الله غيري؟ فيقولون لا، فيقول: ما علمت كنهه ما أستطيع أن أشفع لكم، ولكن ائتوا ابني موسى، فيأتون موسى** ؑ **فيقول: هل تعلمون من أحدٍ كلمه الله تكليما وقربه نجيا غيري؟ فيقولون: لا، فيقول: ما علمت كنهه ما أستطيع أن أشفع لكم، ولكن ائتوا عيسى** ؑ **فيأتونه فيقولون له: اشفع لنا عند ربك، فيقول: هل تعلمون أن أحدا خلقه الله من غير أب؟ فيقولون: لا، فيقول: هل تعلمون من أحد**

كان يبرئ الأكمه والأبرص و يحيي الموتیٰ بإذن الله غيري؟ فيقولون: لا، فيقول: أنا حجيج نفسي، ما علمت كنهه ما أستطيع أن أشفع لكم، ولكن ائتوا محمدا ﷺ فيأتونّي فأضرب بيدي على صدري ثم أقول: أنا لها، ثم أمشي حتىٰ أقف بين يدي العرش فآتي ربي -عز وجل- فيفتح لي من الثناء ما لم يسمع السامعون بمثله قط، ثم أسجد فيقال لي: **"يا محمد! ارفع رأسک وسل تعطه واشفع تشفع"** فأرفع رأسي ثم أثني على ربي -عز وجل- ثم أخر ساجدا فأقول: **"ربي! أمتي"** فيقول: **"هم لک"** فلا يبقى نبي مرسل ولا ملک مقرب إلا غبطني بذلک المقام وهو المقام المحمود. فآتي بهم الجنة فأستفتح، فيفتح لي ولهم، فيذهب بهم إلى نهر يقال له "نهر الحيوان" حافتاه قصب مكلل باللؤلؤ ترابه المسک وحصباؤه الياقوت، فيغتسلون منه، فتعود إليهم ألوان أهل الجنة و ريح أهل الجنة، فيصيرون كأنهم الكوكب الدرية، ويبقى فی صدورهم شامات بيض يعرفُون بها، يقال: "مساكين أهل الجنة" [سورة الأعراف ٤٦، جامع البيان فی تأويل آي القرآن: ح:١٤٧٤٦، تفسير القرآن العظيم ٢/٢٩٢]

حضرت حذیفہ بن الیمان ؓ کہتے ہیں: ''بیشک اعراف والے ایسے لوگ ہیں جن کے ہر دو قسم کے اعمال بالکل برابر ہوں گے، پس ان کی نیکیاں انہیں جنت بھیجنے سے قاصر ہوں گی اور ان کے گناہ اتنے ہیں جو ان کو جہنم نہ بھیج سکیں گے۔ لہٰذا وہ أعراف (درمیانی دیوار) پر رہیں گے، وہ دونوں قسم کے لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچانیں گے۔ جب اللہ پاک بندوں کے درمیان فیصلہ صادر فرما چکیں گے، تو ان لوگوں کو سفارش تلاش کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ اب وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے آدم علیہ السلام! آپ ہم تمام کے باپ ہیں، پس آپ اپنے رب کے ہاں ہمارے حق میں سفارش فرمائیے۔ آپ کہیں گے: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ نے میرے سوا کسی کو اپنے مبارک ہاتھ سے بنایا ہو؟ اور اس میں اپنے حکم سے جان ڈالی ہو؟ اور اس کی طرف ناراضگی سے بڑھ کر رحمت فرمائی ہو؟ اور فرشتوں نے تعظیمی سجدہ بجالایا ہو؟ وہ بولیں گے: نہیں۔ آپ فرمائیں گے: جتنا مجھے حقیقت کا پتہ ہے میں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا؛ لیکن تم میرے فرزند ابراہیم کے پاس چلو۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ کر سفارش کا مطالبہ کریں گے، تو آپ فرمائیں گے: کیا تمہیں میرے علاوہ کسی کا پتہ ہے جس کو رب تعالیٰ نے اپنا خلیل (گہرا دوست) بنایا ہو؟ کیا میرے سوا کسی کو اللہ کی راہ میں اس کی قوم نے آگ میں جلایا ہے؟ وہ عرض کریں گے: نہیں۔ آپ فرمائیں گے: جہاں تک میرے علم کی رسائی ہے وہ یہی

ہے کہ میں تمہارے حق میں سفارش نہیں کرسکوں گا، لیکن تم میرے فرزند موسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ اب وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: کیا تم جانتے ہو کہ میرے سوا کسی سے اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ بات چیت کی؟ اور راز دارانہ باتیں کرتے ہوئے قربت عطا فرمائی؟ وہ عرض کریں گے: نہیں۔ آپ فرمائیں گے: جس حد تک میں حقیقت شناس ہوں اس کے مطابق میں تمہارے لیے سفارش نہیں کرسکتا؛ لیکن تم لوگ عیسیٰ کے پاس حاضر ہو جاؤ، تو وہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کریں گے کہ اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کیجیے۔ آپ علیہ السلام فرمائیں گے: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میرے علاوہ کسی کو اللہ نے باپ کے بغیر پیدا فرمایا ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ آپ علیہ السلام فرمائیں گے: کیا تم جانتے ہو کہ میرے سوا کوئی اللہ پاک کی اذن سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مردوں کو زندہ کرتا ہو؟ وہ عرض کریں گے: نہیں۔ آپ علیہ السلام فرمائیں گے: مجھے تو خود اپنی وکالت کی پڑی ہے، جتنا مجھے علم میں گہرائی حاصل ہے وہ یہی ہے کہ میں تمہارے حق میں سفارش نہیں کرسکوں گا؛ لیکن تم محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ تو وہ میرے پاس آجائیں گے۔

میں (بطورِ شکر) اپنا ہاتھ سینے پر مار کر کہوں گا: "**اس کام کے لیے میں تیار ہوں۔**" پھر میں جا کر عرش الٰہی کے سامنے کھڑا ہوں گا، تب میں بڑی عزت اور شان والے رب کے پاس پہنچوں گا، اب مجھے ایسی حمد و ثنا سکھلائیں گے، جس کی طرح سننے والوں نے کبھی نہ سنی ہوگی، پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا: "**اے محمد! اپنا سر اٹھا اور مانگ، تجھے عطا کیا جائے گا، اور سفارش کر، قبول فرمائی جائے گی۔**" اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: "**اے میرے رب! میری امت کو** (معاف کر کے جنت میں بھیج دے)" تب اللہ ارشاد فرمائیں گے: "**انہیں آپ کی خاطر چھوڑ دیا**" بس اس زرین موقع پر ہر فرستادہ نبی اور بلند مرتبے والا فرشتہ مجھ پر رشک کرے گا اور یہی "**مقام محمود**" (قابل تعریف درجہ) ہے۔ پس میں ان لوگوں کو جنت کے پاس لے آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا، جو میرے اور ان کے لیے کھول دیا جائے گا۔ پھر ان لوگوں کو ایک نہر کی طرف لے جایا جائے گا، جس کا نام "حیات بخش نہر" ہے۔ اس کے دونوں کنارے خولدار جواہرات کے ہیں، جن میں موتیاں جڑی ہوئی ہیں، اس کی مٹی کستوری اور اس کی کنکریاں یاقوت ہے۔ اب وہ لوگ اس نہر میں نہائیں گے جس کی برکت سے انہیں جنتیوں کی رنگت ملے گی اور وہ اہل جنت کی خوشبو میں رچ بس جائیں گے، تب وہ حسن و جمال کے پیکر بن جائیں گے جیسے جگمگ جگمگ کرتے تارے ہوں۔ البتہ ان کے سینوں پر کچھ سفید داغ رہ جائیں گے، جن سے ان کی پہچان ہوگی۔ اور وہ "**فقرائے اہل جنت**" کہلائیں گے۔" یہ حدیث مرفوع ہے، اگرچہ اس کا آغاز موقوف جیسا ہوا